نمبر ۲۹ | مورخہ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکائت ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت خراب رہتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

۲ ستمبر بعد نماز جمعہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ریاست بہاولپور کی عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میں تنسیخ نکاح کے مقدمہ کے متعلق غیر احمدی علماء کے بیانات پر احمدی علماء کی زبردست جرح سنائی۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع کی جائیگی۔

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر بیت المال ایک ہفتہ کی رخصت پر لکھنؤ تشریف لے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کو کیسا نمونہ دکھانا چاہیئے

(فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء)

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے۔ جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے۔ مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں۔ جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن پکار اٹھیں۔ کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں۔ مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو۔ کہ دشمن بھی تمہاری نیکی۔ خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب تک پہونچتی ہے لیکن وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ جب وہ دل وجان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے۔ کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوصِ دل سے چاہی جائے۔ اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے۔ اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے۔ تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے۔ کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور جھک جائے۔ اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور دعا کرنا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء)

مسلمانانِ کشمیر کا ایک عظیم الشان جلسہ

کامیابی اتحاد میں ہے

سری نگر ۴ ستمبر عبدالغنی صاحب سری نگر سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

پچاس ہزار سے زائد مسلمانوں کا ایک اجتماع گزشتہ شب پتھر مسجد میں زیر صدارت مسٹر عبدالرحیم صاحب پلیڈر منعقد ہوا۔ مولوی عبداللہ صاحب وکیل مقرر تھے۔ آپ نے ایک لمبی تقریر میں مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ متحد ہو جائیں۔ اور سیاسیات میں فرقہ بندی کو دخل نہ کریں۔ آپ نے یوسف شاہ اور اس کی پارٹی کی اس پالیسی کی مذمت کی۔ کہ اس تحریک میں احمدیوں کو شامل نہ کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ سیاسیات میں ہمیں ہر ایک مسلمان کو اپنا بھائی سمجھنا چاہیئے۔ کامیابی اتحاد اور رواداری سے ہی ہو سکتی ہے۔ صاحبِ صدر نے بھی اپنی اختتامی تقریر میں مشترکہ مفاد کے لئے متحد ہونے کی اپیل کی۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر محترم و اراکان کے لئے شکریہ کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ آج حضرت بل میں جلسہ ہوگا۔ جہاں مسٹر عبدالرحیم صاحب اور مفتی ضیاءالدین صاحب تقریریں کریں گے۔

یوم التبلیغ اور جماعت احمدیہ

یوم التبلیغ سے کیا مراد ہے؟

یہ کہ اس دن ہر ایک احمدی خواہ مرد ہو۔ یا عورت احمدیت کی تبلیغ مسلمانوں میں کرے۔

یوم التبلیغ کب منایا جائے گا؟

۸۔ اکتوبر بروز ہفتہ کو منایا جائے گا۔

اس دن ہر احمدی کا کیا فرض ہے؟

یہ کہ ضروری حوائج میں وقت صرف کرنے کے علاوہ باقی سارا وقت تبلیغ احمدیت میں صرف کرے۔

کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

اس کا جواب ہر احمدی کو فی الحال اپنے آپ کو دینا چاہیئے۔ اور ۸ اکتوبر کو عملی طور پر اس کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔

افسرانِ پولیس ریاست بہاولپور کا حسنِ انتظام

بہاول پور میں ایک احمدی عبدالرزاق صاحب کے خلاف تنسیخ نکاح کا جو مقدمہ دائر ہے۔ اس کے سلسلہ میں جہاں بہت سے لوگوں کو طرفین کے علماء کی گفتگو سننے کا شوق پیدا ہو گیا۔ وہاں علماء کے اشتعال دلانے کے باعث قلیل التعداد احمدیوں کے متعلق عوام میں بہت جوش پایا جاتا ہے۔ اور سماعت مقدمہ کے دوران میں جبکہ بہت بڑا ہجوم ہو جاتا تھا۔ کسی ناخوشگوار واقعہ کے پیش آنے کا احتمال ہو سکتا تھا۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جی۔ ڈبلیو پرائس کمشنر پولیس بہاول پور نے اپنی دور اندیشی اور تدبر سے قیامِ امن کا ایسا اعلےٰ انتظام کیا۔ کہ فریقین میں سے کسی کو کسی قسم کی شکائت پیدا نہ ہوئی۔ اسی طرح جناب ضیاءالدین صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس بارے میں اپنی انتظامی قابلیت کا پورا پورا ثبوت دیا۔ ہم پولیس کے ان دونوں اعلےٰ افسروں کے شکرگزار ہیں۔ اور اس بات کا اعتراف بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ حسن داد خاں صاحب سب انسپکٹر اور دوست محمد خاں صاحب سارجنٹ پولیس نے بھی اپنے فرائض نہایت دیانت داری۔ اور خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کئے۔

اخبار احمدیہ

حکومت کشمیر کے تشدد کا اثر

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ہمارے سلسلہ کے مبلغ کشمیر مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل کو حکومت کشمیر نے ناکردہ گناہ جیل میں ڈال دیا تھا۔ اب وہ سزائے قید بھگت کر رہا ہو چکے ہیں۔ لیکن ملازمین جیل کی طرف سے ان پر جو سختیاں کی گئیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہ دماغی عارضہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ناظرین الفضل دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبدالغفار از ناسنور۔ کشمیر۔

قبولِ اسلام

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور کی تبلیغی مساعی سے رود پڑ ضلع انبالہ کا ایک چمار نیلم ستمبر ۳۲ء کو مسجد جامعہ کاٹھ گڑھ میں داخل اسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ خاکسار عبدالرحمٰن از کاٹھ گڑھ

ایک احمدی کی عزت افزائی

گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۲۶ جولائی میں چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب احمدی سکنہ شرودہ ضلع ہوشیار پور کو آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم کے اختیارات تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک میں دیئے گئے ہیں۔

درخواستِ امداد

ایک احمدی نوجوان جو بی۔ اے کے امتحان میں فیل ہو گیا ہے۔ اور آئندہ سال امتحان میں شامل ہونے کے لئے تیاری کر رہا ہے۔ اس کی استدعا ہے۔ کہ کوئی صاحبِ توفیق دوست ایک سال کے وعدہ پر ۱۵۰۔ روپیہ قرض حسنہ کے طور پر عطا فرمائیں۔ تاکہ پڑھائی کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ جو صاحب امداد کر سکیں۔ وہ ایڈیٹر الفضل کو مطلع فرمائیں۔ مقامی جماعت کے معزز اصحاب میں سے کسی کی طرف سے ذمہ واری بھی دلا دی جائے گی۔ بڑے ثواب اور ایک مخلص نوجوان کی آئندہ زندگی کو مفید اور باعزت بنانے کے لئے اتنی سی امداد معمولی بات ہے۔ اہلِ دل اصحاب میں سے کسی کو توجہ فرمانی چاہیئے۔

تلاشِ عزیز

عزیز محمود احمد عمر قریباً دس سال پتلا۔ دبلا۔ کچھ عرصہ سے گم ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو محمد نواز خاں صاحب سپروائزر لیفٹ مشین کمپنی سیالکوٹ کے پاس پہونچائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ اور مبلغ بیس روپے انعام دیا جائے گا۔ خاکسار محمد عبداللہ از سرگودہ۔

تحریک یوم التبلیغ اور ضلع گورداسپور

یوم التبلیغ کامیاب بنانے کے لئے جناب مرزا عبدالحق صاحب وکیل نائب مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور نے بمشورہ جناب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع گورداسپور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ضلع کو ۹ حصوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ کا ایک ایک انچارج مقرر کر دیا ہے۔ تاکہ تمام ضلع کے احمدیوں کی فہرستیں بن کر دفتر دعوۃ و تبلیغ میں پہونچ سکیں۔ دوسرے علاقہ جات کے مہتممان تبلیغ اور نائب مہتممان تبلیغ کو بھی فوری طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے کیلئے دورہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مہتمم تبلیغ علاقہ امرتسر ذیل کے پروگرام کے مطابق اس لئے دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ یوم التبلیغ کی تحریک کو کامیاب بنائیں۔ تمام احباب جماعت اور عہدہ دارانِ تبلیغ اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس فرماتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے اپنے علاقہ کے مہتمم صاحب اور نائب مہتمم صاحب کے ساتھ تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

مسلمانانِ پنجاب کے نیابتی حقوق کے خلاف

شورش انگیزی کا نتیجہ

مسلمانانِ صوبجات متحدہ کا اعلان

ہندوؤں اور سکھوں کی شورش

پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے نیابتی حقوق میں معمولی سی اکثریت حاصل ہو سکتی تھی۔ اور حکومت برطانیہ کے ذمہ وار ارکان نے یہ کہہ بھی دیا تھا۔ کہ کسی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ کرنے کے اصل کو مدنظر رکھا جائے گا لیکن ہندوؤں اور سکھوں نے پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کے حقوق کے خلاف اس قدر شور مچایا۔ کہ آخر وزیر اعظم نے اپنے فرقہ وار تصفیہ میں مسلمانانِ پنجاب کو آئینی اکثریت سے محروم کر دیا۔ اور مسلمانانِ بنگال کو اقلیت میں تبدیل کر دیا۔ مگر اس پر بھی سکھوں اور ہندوؤں کی تسلی نہیں ہوئی۔ اور اب بھی وہ یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کو بالکل ہی نظر انداز کر [illegible] اور اس [illegible] کو تسلیم کرانے کے لئے ملک میں بد امنی اور [illegible] کشت و خون تک نوبت پہنچانے پر تلے

پنجاب کو اصلاحات سے محروم رکھنے کا مطالبہ

[illegible] میں انصاف اور رواداری کا کچھ بھی مادہ ہوتا [illegible] مسلمانوں کا رہنا بھی گوارا ہوتا۔ تو ان کے [illegible] کے بہت سے صوبوں میں بہت بڑی اکثریت رکھنے کے علاوہ مرکزی حکومت پر لازمی طور سے پورا پورا قبضہ و تصرف پانے کی صورت میں پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو بخوشی تسلیم کر لینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن انہوں نے اپنی تنگ دلی۔ اور کوتہ اندیشی کے تقاضا سے یہی ضروری سمجھا کہ مسلمانوں کے حقوق کی مخالفت کریں۔ اور یہاں تک کہدیں۔ کہ پنجاب کو نئی اصلاحات سے یا تو بالکل ہی محروم کر دیا جائے۔ یا پھر ان کے منشاء کے مطابق مسلمانوں کو ان کے رحم پر چھوڑ دیا جائے ؛

ہندوؤں کی اکثریت والے صوبے

ہندوؤں اور سکھوں کی اس بے جا ضد اور خلاف انصاف مطالبہ پر ہم بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر پنجاب میں وہ مسلمانوں کی معمولی سی اکثریت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو وہ صوبے جہاں مسلمانوں کی پوزیشن بہت زیادہ خطرے میں ہے۔ ان کے متعلق وہ کس طرح توقع رکھ سکتے ہیں۔ کہ مسلمان خوش ہو جائیں گے۔ مثلاً مدراس میں ہندوؤں کو ۸۰ فیصدی نیابت دی گئی ہے۔ بہار و اڑیسہ میں ۷۱ فیصدی۔ بمبئی میں ۷۳ فیصدی۔ صوبجات متوسط میں ۸۵ فیصدی۔ صوبجات متحدہ میں ۶۷ فیصدی۔ اور آسام میں ۵۵ فیصدی۔ گویا ان صوبوں میں ہندوؤں کو کامل اکثریت حاصل ہو گی۔ اور دوسری اقوام اگر آپس میں متحد بھی ہو جائیں۔ تو بھی اکثریت ہندوؤں کو ہی حاصل ہو گی۔ اور وہ فرقہ وارانہ حکومت قائم کرنے میں بالکل آزاد ہونگے ؛

پنجاب اور بنگال کے مسلمان

اس کے مقابلہ میں بہ حالات موجودہ بنگال میں مسلمان زیادہ سے زیادہ پچاس فیصدی اور پنجاب میں زیادہ سے زیادہ باون فیصدی نشستیں حاصل کر سکتے ہیں۔ گویا بنگال میں وہ انتہائی کوشش۔ اور سعی کے باوجود مساوات حاصل کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اور دوسری اقوام ان میں سے چند ایک کو ساتھ ملا کر ان کی مساوات کا قلع قمع کر سکتی ہیں۔ اور پنجاب میں بھی ان کو وہ پوزیشن حاصل نہ ہو سکے گی۔ جو مدراس۔ بمبئی۔ صوبجات متوسط۔ صوبجات متحدہ اور بہار و اڑیسہ میں ہندوؤں کو حاصل ہو گی ؛

ان حالات میں مسلمانانِ پنجاب اور بنگال کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کا شور و شر جس قدر فتنہ انگیزی پر مبنی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر انہوں نے اسے جاری رکھا۔ اور مسلمانوں کے حقوق کو نقصان پہونچانے سے باز نہ آئے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دیگر صوبوں کے مسلمان جو بہت ہی نازک حالت میں ہیں۔ وہ اپنی حفاظت کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ اور انہی دلائل اور اصول کی بناء پر کوشش شروع نہ کر دیں۔ جو پنجاب اور بنگال کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں نے وضع کر رکھے ہیں۔ اور جن کے رُو سے وہ ملک کے امن کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں ؛

مسلمانان یو۔ پی میدان عمل میں

اس وقت تک تو ہم امکانی صورت میں یہ بات پیش کر کے کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ بنگال اور پنجاب کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں کی مذموم روش ان پر واضح کر دیں۔ اور ان حالات سے انہیں آگاہ کر دیں۔ جو ان کی وجہ سے دوسرے صوبوں میں رونما ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا۔ بلکہ وہ بے جا مخالفت اور ضد میں اور بڑھتے گئے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا۔ جو ہونا چاہیئے تھا۔ اور جس کی طرف ہم بارہا اشارہ کر چکے ہیں۔ کہ دیگر صوبوں کے مسلمانوں میں ہلچل پیدا ہو چکی ہے۔ اور صوبجات متحدہ کے مسلمانوں کی نمائندہ مجلس بہبود اسلام کانپور نے تو عملی قدم بھی اٹھا لیا ہے۔ چنانچہ اس انجمن کی طرف سے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے صدر ڈاکٹر اقبال کی خدمت میں ایک اعلان پہونچ چکا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ "مسلمانانِ یو۔ پی۔ جنہوں نے صوبہ کی تعلیمی۔ معاشرتی۔ اور سیاسی ترقی میں بے مثال حصہ لیا ہے۔ اور شعبہ تعلیم میں ان کی اہمیت کا اندازہ صرف اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ علی گڑھ کی مشہور یونیورسٹی ان کے صوبہ میں واقع ہے۔ انہوں نے ابھی تک فرقہ وار اعلان پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ محض حب الوطنی کے جذبات نے انہیں زبانی شور و غوغا۔ احتجاجات۔ دھمکیوں اور براہ راست کارروائی سے روکے رکھا ہے۔ ورنہ ہمیں اس بات کا احساس ہے۔ کہ اس صوبہ میں ہندوؤں کو بے پناہ آئینی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ ہمیں اس بات کا بھی احساس ہے۔ کہ کسی صوبہ میں آئینی اکثریت کا قیام ملک میں جمہوری نظام کے ارتقاء کا باعث نہیں بن سکتا۔ ہم پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کی نامعقول روش پر حیران ہیں۔ جو مسلمانوں کی عملی اکثریت کے امکان کو بھی فنا کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس اکثریت کا بھی یقین نہیں۔ کیونکہ کسی حکومت کا نظم و نسق ایک یا دو یا تین چار کی اکثریت سے قائم نہیں رہ سکتا"!

مسلمانانِ یو۔پی کیا کرینگے

اس کے بعد سکھوں کے شور و شر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہمیں یہ خیال نہ تھا۔ کہ سکھ ہندوؤں کی ترغیب پر کسی ایسی نامعقول کارروائی کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اگر سکھ اس کارروائی کے لئے تیار ہیں۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ صوبہ یو۔پی کے مسلمان کسی صورت میں بھی ہندوؤں کی آئینی اکثریت کو قبول نہیں کریں گے۔ وہ اکثریت خواہ صوبہ میں ہو۔ یا مرکز میں۔ اس سے ہمارے پروگرام پر کوئی اثر نہ پڑے گا"

ظاہر ہے۔ کہ اگر سکھ پنجاب میں مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ ۵۲ فیصدی نیابت پر آپے سے باہر ہو کر دھمکیاں دے سکتے۔ صوبہ کے امن کو برباد کرنیکے اعلان کر سکتے۔ اور پنجاب میں نئی اصلاحات جاری ہونے میں مزاحم ہو سکتے ہیں۔ اور ہندو نہ صرف انتہائی طور پر اشتعال دلانے میں مصروف ہو سکتے ہیں۔ بلکہ خود بھی شورش پیدا کر سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ صوبجات متحدہ کے مسلمان ہندوؤں کی ۷۰ فیصدی نیابت کو اپنے لئے زہر قاتل نہ سمجھیں۔ اور باوجود صوبہ کی تعلیمی، معاشرتی اور سیاسی ترقی میں بے مثال حصہ رکھنے کے اپنے حقوق کی حفاظت کا پُر زور مطالبہ نہ کریں۔ پھر کیوں نہ یہی طریق عمل دیگر صوبوں کے مسلمان بھی اختیار کریں۔ اور سکھوں اور ہندوؤں کی طرح وہ بھی کہدیں۔ کہ جب تک تمام صوبوں میں ان کو مطمئن نہیں کیا جاتا۔ اور جب تک ہندو ان کے حقوق کا قابلِ اطمینان تصفیہ نہیں کرتے۔ اس وقت تک اصلاحات کو ملتوی کر دیا جائے۔

مسلمان حق بجانب ہونگے

پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کی مسلمانوں کے خلاف شوریدہ سری کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مسلمانانِ صوبجات متحدہ نے انجمن بہبودِ اسلام کے ذریعہ جو اعلان کیا ہے۔ اور ایسے ہی اعلانات جن کا ان صوبوں کی طرف سے بھی شائع ہونا یقینی ہے۔ جہاں ہندوؤں کو بہت بڑی آئینی اکثریت حاصل ہو چکی ہے۔ وہ حق بجانب نہیں۔ ہر صوبہ کے مسلمانوں نے محض حب الوطنی اور ملکی ترقی کی خاطر نہ صرف بہت سے نہایت اہم صوبوں میں بلکہ مرکزی حکومت میں بھی ہندوؤں کا کامل اور مطلق العنانہ اقتدار تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہ کیا۔ ان کی آئینی اکثریت اور ایسی اکثریت جس پر اقلیتوں کی زائد از استحقاق نیابت بھی قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ مان لی۔ باوجود اس کے ہندوؤں کو یہ گوارا نہیں۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کو برائے نام اور بے اثر اکثریت میں رہنے دیں۔ ایسی صورت میں سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان ان صوبوں میں جن میں ہندوؤں کو بے پناہ اکثریت حاصل ہے۔ اپنے آپ کو ہندوؤں کے بھروسہ پر نہ چھوڑیں بلکہ اپنی حفاظت کے پورے انتظامات کریں۔

سکھ اور ہندو غور کریں

پس اگر سکھ اور ہندو شورش انگیزی کے ذریعہ پنجاب کو نئی

اصلاحات سے محروم کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ ہندوستان کے ان صوبوں کو بھی یقیناً محروم رہنا پڑے گا۔ جن کے متعلق وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ وہاں وہ خالص فرقہ وارانہ اور ہندوانہ حکومت قائم کر لیں گے۔ اگر پہلے نہیں۔ تو اب وہ غور کر لیں۔ کہ جو راہ انہوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ وہ کیسی ٹیڑھی اور کس قدر تباہ کن ہے۔

امریکہ میں احمدی مبلغ کا شاندار کارنامہ

جماعت احمدیہ کے مبلغ اپنی بے سروسامانی اور مشکلات کی فراوانی کے باوجود اکناف عالم میں جس اخلاص اور محبت، جوش اور ولولہ، جس جاں نثاری بلکہ دیوانگی کے ساتھ اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ اور خدا تعالےٰ محض اپنے فضل سے ان کی ناچیز مساعی کو بارآور کر رہا ہے۔ ان کا ذکر جب کسی غیر متعلق ذریعہ سے اخبارات میں آتا ہے۔ تو مسلمان خوشی اور مسرت سے اور غیر مسلم حیرت و استعجاب سے بھر جاتے ہیں۔ حال ہی میں امریکہ کے متعلق اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے:۔

کلکتہ ۳۰ اگست۔ "سٹار آف انڈیا" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے دو سال میں امریکہ میں دو ہزار آدمی مسلمان بنائے گئے ہیں۔ ایک شخص صوفی بنگالی تین سال سے وہاں کام کر رہا ہے"۔ (پرتاپ یکم ستمبر)

یہ صوفی بنگالی مولوی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔ بنگالی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ میں مقیم ہیں۔ اور جن کی تبلیغی رپورٹیں الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں اتنے وسیع ملک میں ایک تن تنہا انسان کو ظاہری سامان سے تہی دست ہوتے ہوئے اس قدر کامیابی حاصل ہونا۔ کہ دو سال کے عرصہ میں دو ہزار انسانوں کو دائرہ اسلام میں لے آئے محض خدا تعالےٰ کا فضل اور اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کاش مسلمان اس پہلو پر زور دیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کریں تو چند ہی سال میں عظیم الشان تغیر واقعہ ہو جائے۔

فرقہ وار اعلان کے متعلق مسلمانوں کی شکایات

کل تک ہندو اخبارات یہ کہہ رہے تھے۔ کہ وزیر اعظم کے فرقہ وار تصفیہ میں مسلمانوں کو ان کے مطالبات سے بھی بڑھ کر دے دیا گیا ہے۔ اور مسلمان خوشی سے اس فیصلہ پر پھولے نہیں سماتے۔ اگر وہ کچھ کہہ رہے ہیں۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ فیصلہ سے مطمئن نہیں۔ بلکہ محض دکھاوے کے لئے اور گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے چنانچہ "پرتاپ" کے اس قسم کے بہت بیانات میں سے صرف ایک بیان بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ ۱۵ اگست کے پرچہ میں "شکریہ کون کرے" کے عنوان سے اس نے لکھا:۔

"ہندو تو حکومت کے شکر گزار نہیں ہو سکتے۔ رہے مسلمان۔ انہیں سب کچھ ملا ہے۔ وہ ممنون ہیں۔ اور شکریہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اگر وہ فیصلہ پر نمائشی ماتم کر رہے ہیں۔ تو وہ بھی سرکار کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے۔ دنیا کو یہ دکھلانے کے لئے کہ جب ایک فیصلہ پر ہندو اور مسلمان دونوں روتے ہیں۔ تو لازمی طور پر اس میں کسی کی رعایت نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں کے دلوں کو ٹٹولو۔ تو وہاں آپ کو انگریزی سرکار کے لئے شکر گزاری کا جذبہ ملے گا"

لیکن اب یہی اخبار لکھتا ہے:۔

"آج سارا ہندوستان وزیر اعظم کے اعلان کی مذمت سے گونج رہا ہے۔ سر تیج بہادر سپرو۔ سر چمن لال سیتلواد۔ اور سر عبدالرحیم کو چھوڑ کر کسی ہندو یا مسلم نے اس کی تائید نہیں کی"۔ (یکم ستمبر ۳۲ء)

گویا ہندو بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان وزیر اعظم کے اعلان کے متعلق "نمائشی ماتم" نہیں کر رہے۔ بلکہ حقیقت میں وہ اپنے آپ کو نقصان میں سمجھ رہے ہیں۔

مسلمان لیڈرانِ جموں و کشمیر سے

سردار گوہر الرحمٰن صاحب نے اخبارات کے نام ایک مکتوب کے ذریعہ اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا ہے۔ جو مسلم کانفرنس جموں کے انعقاد کے سلسلہ میں پیدا ہوئی تھی۔ اور جس سے یہ خدشہ لاحق ہو گیا تھا۔ کہ کشمیر اور جموں کے مسلمان ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر کے اپنی طاقت کو ناقابل تلافی نقصان پہونچالیں گے۔ غالباً اسی ضرورت کو محسوس کر کے شیخ محمد عبداللہ صاحب خود جموں تشریف لائے۔ اور انہوں نے حالات پر صوبہ جموں کے لیڈروں کی موجودگی میں غور کر کے آئندہ کے متعلق مناسب طریقِ عمل اختیار کرنے کی تجویز کی ہوگی۔

مسلمانانِ ریاست جموں و کشمیر کے نمائندگان جس طرح موزوں اور مناسب خیال کریں۔ مسلمانوں کی تنظیم کریں۔ اور ان کی آواز کو موثر بنانے کی کوشش کریں۔ لیکن جو کچھ کیا جائے۔ متحدہ طور پر کیا جائے۔ اس کے بغیر نہ صرف وہ کسی قسم کی تنظیم نہ کر سکیں گے۔ بلکہ اپنی قوم کو ایسی مصیبت میں ڈال لیں گے۔ جو پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی۔

ستی کی ظالمانہ رسم

ہندوؤں میں عورتوں پر مظالم کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی دہشت ناک ستم وہ تھا جس کا نام ستی تھا۔ حکومت برطانیہ کی مہربانی سے کئی دیگر وحشیانہ رسوم کے ساتھ اگرچہ یہ رسم بھی قانوناً بند کر دی گئی۔ تاہم کبھی کبھی اس کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ حال میں فتحپور سیکری میں ایک نوجوان ہندو عورت کو

احمدیت کے متعلق مضمون

عالمگیر بے چینی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی ہے کہ

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر گر گئے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

اگر حالات حاضرہ کا بنظر امعان مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ساری کی ساری دنیا پر ایک عام پریشانی اور گھبراہٹ چھائی ہوئی ہے۔ اور لوگ اس قدر ہراساں ہو رہے ہیں۔ کہ پیش آمدہ مشکلات سے چھٹکارا حاصل کرنے کا انہیں کوئی راستہ نہیں ملتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو پہلے ہی فرما دیا تھا۔

"زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہوں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہ ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

اقتصادی مشکلات

اس پیشگوئی کا ایک نظارہ تو دنیا کے سامنے جنگ عظیم کی ہولناک صورت میں آیا۔ اور اب ایک دوسری صورت میں آرہا ہے۔ جس سے ہر ملک اور ہر قوم کے انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ نہیں جانتے۔ کہ آئندہ کیا ہوگا۔ اور اس بارے میں ہیئت اور فلسفہ کی کتابیں بھی خاموش ہیں۔

یہ نئی آفات اقتصادی مشکلات ہیں جنہوں نے اس وقت سارے عالم کو ہراساں کر رکھا ہے۔ اور قومیں ایک دوسری سے برسر پیکار ہیں۔ یہ اقتصادی تنگ دو روز بروز زور پکڑ رہی ہے۔ اور باہمی افتراق و انتشار کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ اور راصدان سپہر سیاست کا متفقہ فیصلہ ہے کہ عنقریب ایک دوسری ہولناک جنگ ہوگی۔ جو پہلے سے بھی زیادہ خطرناک اور تباہ کن ہوگی۔ ذیل میں ہم چند تازہ واقعات پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا اس وقت کن آفات کا شکار ہو رہی ہے۔ اور کیسی خطرناک مشکلات میں محصور ہے۔

مشرق بعید پر جنگ کے بادل

ان مشکلات کی ابتداء اس وقت ہوئی جب ۱۹۱۰ء میں جاپان نے کوریا کو اپنے علاقہ میں شامل کر لیا۔ کوریا علاقہ منچوریا کی چابی ہے۔ اور منچوریا چین میں معدنی دولت کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ آہستہ آہستہ جاپان نے منچوریا میں بھی اپنے قدم جمانے شروع کئے۔ اور بندرگاہ آرتھر و ڈیرین کا ٹھیکہ لے لیا۔ اس سے نہ صرف جاپان کی بحری طاقت مستحکم ہو گئی۔ بلکہ کئی تجارتی آسانیاں بھی اسے مہیا ہو گئیں۔

جاپان کی اس پیش قدمی سے روس میں ہیجان پیدا ہو گیا کیونکہ ایک تو ٹرانس سائبیرین ریلوے کی وجہ سے روس کو بھی منچوریا میں کچھ دلچسپی ہے۔ اور دوسرے اسے جاپانی سوداگروں کی طرف سے کھٹکا تھا۔ کہ بوجہ وسائل آمد و رفت کی ارزانی کے وہ اپنا مال سستا بیچیں گے۔ اور اس طرح اس کی تجارت کو ایک خطرناک نقصان پہنچے گا۔

اب روسی گماشتوں نے مشرق میں اور جاپانی ایجنٹوں نے مغرب میں جاپانیوں کو چین کے خلاف ابھارنا شروع کیا اور نوجوانوں کو پر جوش تقاریر سے اکسانا شروع کیا۔ کہ چین نے ہی منچو خاندان کو تخت سے الگ کیا تھا۔ اور اب ان کا فرض ہے۔ کہ اس کا بدلہ لیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ منچوریا اب چین کے خلاف بغاوت کر رہا ہے۔ اور غلامی کی زنجیریں کاٹ کر پھینک دینے پر تلا ہوا ہے۔ جاپان اس کشمکش سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان منچوریا۔ اور منگولیا کو کوریا سے ملحق کر لیگا۔ اور چین اور روس کے درمیان ایک زبردست Buffer State بن کر مستحکم ہو جائیگا ؛

اب تک روس تو خاموش ہے۔ لیکن امریکہ کی طرف سے سلگتی ہوئی آگ پر تیل ڈالنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ ریوٹر کا بیان ہے۔ کہ جاپانی اخباروں کا لہجہ امریکہ کے متعلق سخت ہو رہا ہے۔ اور جنگ لابدی خیال کی جاتی ہے۔ ادھر امریکہ کے اخبار جاپان کو دھمکی دے رہے ہیں۔ کہ منچوریا کمیشن کے فیصلہ کو مانو۔ ورنہ تمہاری خیر نہ جائیگی۔ اس کے مقابلہ میں جاپانی اخبارات صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ جاپان لیگ آف نیشنز سے علیحدگی اختیار کریگا اور ساتھ ہی امریکہ والوں کے خلاف سیاسی مناقشات کی ابتداء کر دے گا۔ اس لئے کہ وہ کیوں "خالص جاپانی معاملات" میں دخل اندازی کرتے ہیں

خلاصہ کلام یہ کہ ادھر جاپان منچوریا کو تجارتی مفاد کی خاطر اپنے علاقہ میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ اور ادھر امریکہ جو لیگ آف نیشنز کا ممبر نہیں۔ لیگ آف نیشنز کا کام سنبھالنا چاہتا ہے۔ تاکہ جاپان کو راہ راست پر لایا جائے باہمی افتراق و شقاق کی یہ چنگاریاں آہستہ آہستہ سلگ رہی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب اس آگ کے شعلے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے

جرمنی میں فتنہ

اس وقت جرمنی میں تین سیاسی جماعتیں ہیں۔ نازی، اشتراکی اور قدامت پسند۔ اشتراکیوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے کیونکہ جرمنی میں قریباً پچاس لاکھ انسان بیکار بیٹھے ہیں۔ اور بولشوزم کی تحریک یہ ہے کہ سرمایہ داری کو اڑا دیا جائے۔ اور ایک سوشلسٹ ریپبلک قائم کی جائے۔ "جہاں سب کو یکساں حقوق ملیں گے"۔ لیکن نازیوں اور قدامت پسندوں نے بولشویکوں کے خلاف ایکہ کر لیا۔ اور ان کو گزشتہ انتخاب کے موقعہ پر سخت ہزیمت دی۔ بہرحال باہمی جنگ و جدال جاری ہے۔ اور فتنہ اندر ہی اندر زور پکڑ رہا ہے۔ مرکزی حکومت نے پانچ نازیوں کو سزائے موت دیکر ان کو اور بھی اپنے خلاف کر لیا ہے۔

آئرلینڈ اور برطانیہ

پچھلے دنوں ڈی ویلرا نے حکومت برطانیہ سے علیحدگی کا ووٹ پاس کر کے خراج دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس کا جواب حکومت برطانیہ نے یہ دیا کہ آئرش فری سٹیٹ سے آمدہ اشیاء پر بیس فیصدی محصول زیادہ کر دیا۔ یہ قانون اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک آئرلینڈ اپنے خراج کی رقم پوری ادا نہیں کر دیتا اس تجارتی معاملہ سے آئرلینڈ کو نقصان ہے۔ اور باہمی تعلقات دگرگوں ہیں۔ تازہ خبر یہ ہے۔ کہ فرانس آئرلینڈ سے یکطرفہ تجارتی معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔

کارزار ہند

اسی طرح برطانیہ اور ہندوستان میں سیاسی کشمکش جاری ہے

کانگرس نے عدم تعاون اور قانون شکنی کی تحریکات جاری کرکے فتنہ و فساد کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ ہزارہا کانگرسی جیلوں میں پڑے ہیں۔ اور جو باہر ہیں۔ وہ امن کو چیلنج کر رہے ہیں۔ فرقہ وارانہ اختلافات مصیبت پر مصیبت ثابت ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی سرگرمیاں حالات کو مخدوش بنا رہی ہیں

ہسپانیہ اور جنوبی امریکہ

ہسپانیہ کے شاہ الفونسو کو تخت سے اتار دیا گیا تھا۔ اب وہاں کی ملوکیت پسند پارٹی جنرل سنجرو کی سرکردگی میں بادشاہت کو بحال کرنا چاہتی ہے۔ بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔ اور جنرل سنجرو کو حال ہی میں جلاوطنی کی سزا دی جا چکی ہے۔ جنوبی امریکہ میں دو حکومتوں کے درمیان حدود کے بارہ میں جھگڑا ہے۔ اور کئی دفعہ سر پھٹول ہو چکی ہے ؏

دنیا پر آفات کے بادل

میں نے مختصر طور پر بین الاقوامی مناقشات کو ظاہر کر دیا ہے۔ صرف مشرق بعید کے معاملہ کو ذرا طول دیا ہے۔ کیونکہ وہ قدرے اہم ہے۔ غرض دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت دنیا کیسے نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اور اسے کیسی کیسی آفات نے کس طرح محصور کر رکھا ہے ؏

یہ تو بین الاقوامی جنگ وجدل کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہر ملک کو اپنے خاص مصائب کا سامنا ہے۔ جن کا باعث اقتصادی مشکلات ہیں۔ بیکاری روز افزوں ہے۔ آبادی بڑھ رہی ہے۔ لیکن خوراک اسی نسبت سے ترقی نہیں کرتی۔ کونسی کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا۔ دولت سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں جمع ہو رہی ہے۔ اور دنیا باوجود فراوانیٔ دولت کے بھوکوں مر رہی ہے

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

چشم بصیرت رکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے آج سے کئی سال قبل جو پیشگوئی کی تھی۔ وہ کیسی صریح طور پر ثابت ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا۔ ” اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے “ یعنی کچھ تو ایسی ہوں گی۔ جو انسان کی خود پیدا کردہ ہونگی۔ اور کچھ ایسی جو خدا تعالےٰ تازیانۂ عبرت کے طور پر آسمان سے بھیجے گا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ آفتیں ایسی ہولناک ہونگی۔ کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ غیر معمولی ہونگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ واقعات اس پیشگوئی کے حرف حرف کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں۔ جن کی آنکھیں ہوں وہ دیکھیں۔ اور جن کے کان ہوں وہ سنیں۔ ایک طرف تو باہمی جنگ وجدل شروع ہے۔ دوسری طرف ملکی خلفشار نے آفت مچا رکھی ہے۔ بیکاری وغیرہ کے مسائل ایسے ہیں۔ جنہوں نے یقیناً انسانوں کو اضطراب میں ڈال رکھا ہے۔ اور وہ نہیں جانتے۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے ؏

مصائب کا باعث

ان مصائب کا سبب کیا ہے۔ اس پر ماہر معاشیات کا اختلاف ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو وجہ بتلائی وہ یقیناً درست ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

” اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا “

دنیا سمجھتی ہے۔ وہ مجالس تخفیف اسلحہ جات یا لیگ آف نیشنز کے قیام سے یا اور تدابیر کے ذریعہ ان ” بلاؤں “ سے محفوظ رہ سکتی ہے مگر یہ غلط ہے۔ خدا تعالےٰ کا برگزیدہ فرماتا ہے۔

” کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں ان سے بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ میں شہروں کو گرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائیگا “

انبیاء کی بعثت اور عالمگیر بے چینی

جنگ عظیم کے بعد دنیا نے سمجھ لیا۔ کہ اب لیگ آف نیشنز کے قیام سے مکمل امن ہو گیا۔ لیکن آہ! اسکو معلوم نہ تھا۔ کہ امن حاصل کرنے کا یہ طریق نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے صلح کی جائے۔ اور اس کے فرستادہ کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ بے شک ایک گستاخ اور شریر بچہ کو ماں باپ بھی سزا دیتے ہیں۔ لیکن اس سے غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ اس کی اصلاح ہو۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو مصائب آتے ہیں۔ ان کی بھی یہی غرض ہوتی ہے۔ بلکہ ماں باپ کی سزا میں تو ان کی بشری کمزوریوں کی وجہ سے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ حقیقت میں اصلاح مدنظر نہ رہے لیکن خدا تعالےٰ کی طرف سے جو گرفت ہوتی ہے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ وہ سراسر اصلاح اور انسان کی بھلائی کے لئے ہوتی ہے۔ بشرطیکہ انسان اسکی طرف رجوع کرے۔ اور یہ رجوع خدا کے فرستادہ اور اسکی تعلیم کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو عبرت حاصل کریں ؏ (خاکسار عبدالرحیم شبلی قادیان)

مسلمانوں کو ایک راہ نما کی ضرورت

ملت اسلامیہ کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال پر خلافت راشدہ کو قائم کیا۔ پھر جب مسلمانوں نے تشتت اور باہمی خانہ جنگی کا شکار ہو کر اللہ تعالےٰ کی اس عظیم الشان نعمت سے فائدہ اٹھانا چھوڑ دیا۔ تو ان میں امراء و سلاطین کا دور شروع ہوا۔ اگرچہ یہ دور خلافت راشدہ کی سی برکات کا حامل نہ ہو سکتا تھا۔ مگر پھر بھی اتحاد و یکجہتی کے قائم رہنے اور ایک نظام میں منسلک ہونے کی وجہ سے اغیار کے حملوں اور ان کی دست برد سے مسلمان محفوظ رہے۔ اور ترقی کی شاہراہ سے کوئی انہیں ہٹا نہ سکا۔

بدقسمتی سے مسلمانوں نے اس زریں اصل کو بھی فراموش کر دیا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باوجودیکہ مسلمان کروڑوں کی تعداد میں تھے۔ اعدائے اسلام کے مقابل پر ان کی کوئی حقیقت نہ رہی۔ آخر جب مسلمانوں کا ادبار حد سے بڑھ گیا۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی اصلاح اور انہیں ایک سلک میں منسلک کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو باوجود ضعف اور قلت کے جو امتیاز حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ وہ ایک سلک میں پروئی گئی ہے۔

اب چاہیئے تو یہ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی پراگندگی اور انتشار کو دور کرنے کے لئے جو سامان کیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیں لیکن وہ بدقسمتی سے اس طرف رخ کرنے کی بجائے خود کوئی راہ نما تجویز کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے بار بار ان کی طرف سے آواز اٹھائی جاتی ہے۔ حال میں اخبار اہلسنت والجماعت ۱۸ اگست میں لکھا گیا ہے۔ کہ

” میرے نزدیک متحدہ نظام کے قیام کی بہترین صورت یہی ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک امارت شرعیہ قائم کی جائے۔ اور کسی مخلص اور ماہر شخص کو امیر المسلمین انتخاب کرکے اسکی اطاعت و فرمانبرداری کو ضروری سمجھا جائے لیکن وہ امیر المسلمین برائے گفتن نہ ہو۔ بلکہ صحیح معنوں میں ملت اسلامیہ کا قائد اور محافظ ہو۔ اور ہر امیر و غریب اسکی قیادت اور سیادت کو تسلیم کرے۔ اور اس کے پاس روحانی طاقت کے ساتھ ہی مادی قوت کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ وہ مسلمانوں کے حقوق کا کما حقہٗ تحفظ کر سکے × × × اس کی نگرانی میں بیت المال اور اسلامی اوقاف اور اسلامی مدارس ہوں۔ اور ہر فرقے اور ہر عقیدے کے مسلمان اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے اسکی قیادت و سیادت کا احترام کریں۔ اگر آج یہ نظام قائم ہو جائے۔ حیرت انگیز عروج و کمال حاصل کر سکتے ہیں “

اس قسم کی تجاویز سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہونے۔ اور اپنے لئے کوئی ایک راہ نما تلاش کرنے کی ضرورت

کو سخت ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ انہوں نے بالکل غلط راہ اختیار کر رکھی ہے قوموں کو ذلت و نکبت تباہی و بربادی سے نکالنے والا انسان تباہ حال لوگوں کی طرف سے تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ اور خاص کر وہ جو روحانی اور مذہبی مصلح بھی ہو۔ ایسا انسان خدا ہی مقرر کرتا ہے۔ اور اس نے اس زمانہ میں مقرر کر دیا ہے۔ جبتک مسلمان اسے قبول نہ کریں گے۔ نہ تباہی کے گڑھے سے نکل سکیں گے۔ اور نہ کوئی خود ساختہ راہ نما تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے ؏

تمدن اسلام

اسلام اور مدنیت

اسلام کے حریفان ازلی ہندو ازم اور عیسائیت نے اسے نقصان پہنچانے کیلئے جو مختلف طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت ہی خطرناک یہ ہے۔ کہ انہوں نے یہ دیکھ کر کہ مسلم نوجوان مادیات کی زہر آلود ہوا کے زیر اثر جو مغربی اقوام کے ساتھ ہندوستان میں وارد ہوئی ہے۔ اپنے مذہب اور تہذیب و تمدن سے کلیۃً بیگانہ ہو رہے ہیں ایسا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ جو نوجوانوں کے دلوں سے اسلام کی رہی سہی عظمت اور قدر و منزلت کو زائل کر کے یہ دکھا دے۔ کہ دیگر ادیان مغربی تہذیب و تمدن اسلام سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس طرح ہندوستان میں مسلمانوں کی ملی ہستی کو مٹانے کے لئے راستہ صاف ہو سکے۔ چنانچہ ہندوؤں کی طرف سے آئے دن اسلام کے مقدس بانی اور دیگر بزرگوں کے خلاف بدزبانی اور بیہودہ گوئی کے جو روح فرسا واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا منشا یہی ہے۔ کہ اپنے بزرگوں کی عزت و احترام کو دین سے ناواقف نوجوانوں کے دلوں سے کم کیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض یورپین مصنفین بھی دیدہ دانستہ طور پر ایسی بے سر و پا باتیں لکھتے رہتے ہیں۔ جو یقیناً مسلم نوجوانوں کی مذہبی و ملی زندگی کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہیں*

لارڈ کرومر کا اعتراض

لارڈ کرومر نے حال ہی میں ایک کتاب "مصر جدید" کے نام سے لکھی ہے جس میں اس مقصد کے پیش نظر نہایت ہی دور از حقیقت و اصلیت باتیں درج کی ہیں۔ اور اسلام پر بالکل ناواجب اور نامعقول اعتراض کئے ہیں۔ بنجملہ ان کے ایک یہ ہے۔ کہ "اسلام سراپا جمود ہے۔ اس میں مدنیت و انسانیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اس میں نظام اجتماعی کی صلاحیت مفقود ہے۔ جن امور کے لئے اسلام ساز گار نہیں ہے۔ مسیحیت بڑی آسانی کیساتھ ان سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے" اس عجیب و غریب دعویٰ کا جو ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔ لکھا ہے۔ "مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام کی حقیقت اور مسیحیوں کو دیکھ کر مسیحیت کو سمجھا جا سکتا ہے" یعنی عیسائیوں کی موجودہ شان و شوکت عیسائیت کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور موجودہ مسلمانوں کی فلاکت اسلام کی تکذیب کا ثبوت ہے۔

عیسائیت اور عیسائی اقوام کی ترقی

بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ اس وقت عیسائی اقوام عروج پر ہیں۔ اور مسلمانوں کی حالت گری ہوئی ہے لیکن اس سے یہ معنے کسی طرح بھی نہیں ہو سکتے۔ کہ اسلام میں مدنیت و انسانیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اور عیسائیت ان امور سے بآسانی عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ عیسائی اقوام کی ترقی کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے۔ کہ انہوں نے عیسائیت کو خیر باد کہہ دیا۔ اور مسلمانوں کا تنزل اس لئے ہوا۔ کہ وہ اسلام پر عامل نہ رہے اگر عیسائیت ترقی کی ضامن ہوتی۔ تو کیا وجہ تھی۔ کہ ابتدائی صدیوں میں جبکہ عیسائیت کی صحیح اور مکمل تعلیم اس کے ماننے والوں میں کار فرما تھی۔ انہوں نے مطلق کوئی ترقی نہیں کی۔ بلکہ اس زمانہ میں جہالت وحشت اور حیوانیت کے ایسے ایسے مظاہرات ان سے سرزد ہوتے رہے جنکی یاد سے آج بھی انسانیت کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

عیسائیت کا اثر

عیسائیت کی حکومت کا اصل زمانہ وہ تھا جب طالبان علم کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اور تلاش کر کر کے سولی پر لٹکا دیا جاتا تھا۔ زندہ جلایا جاتا تھا۔ انسانیت ان لوگوں سے اس قدر دور تھی۔ کہ ایک دوسرے کیساتھ حیوانوں کی طرح لڑتے بھڑتے رہتے تھے۔ مذہب کے نام پر کیتھولک اور پروٹسٹنٹوں کی باہم خون آشامیوں سے زمین کانپ اٹھی تھی۔ جہالت کا اس قدر غلبہ تھا۔ کہ نجومیوں کی باتوں پر وحی آسمانی سے زیادہ پختہ ایمان رکھا جاتا۔ مذہب کے بارہ میں کسی عیسائی کو آزادی رائے حاصل نہ تھی۔ بلکہ وہ پوپ کے ہاتھ میں موم کی ناک تھا۔ جسے وہ جس طرف چاہے بغیر کسی ادنیٰ سی مزاحمت کے گھما سکتا تھا۔ ان لوگوں کے نہ کوئی تمدنی اصول تھے نہ معاشرتی تعلقات معاملات دنیوی اور امور واقارب سے ملنے جلنے کے لئے بھی کوئی ہدایت نہ تھی۔

پس آج کسی مستم ظریف کا یہ کہنا۔ کہ یورپین ممالک کی ترقی عیسائیت کی خوبیوں کے باعث ہے۔ نہایت ہی مضحکہ خیز امر ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ ان ممالک کی ترقی کا دور ہی اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب انہوں نے عیسائیت کو اپنی عملی زندگی سے بالکل خارج کر دیا۔ ورنہ جب تک عیسائیت ان کے لائحہ عمل میں اثر انداز رہی۔ اس وقت تک انکی حالت بہت ہی گری ہوئی تھی۔ اور صفحہ دہر پر ان سے زیادہ انسانیت کے لئے ننگ و عار قوم موجود نہ تھی*

اسلام کا اثر مسلمانوں پر

اس کے مقابلہ میں اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ جس زمانہ میں مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان تھے۔ قرآن ان کا حقیقی رہنما تھا۔ اور وہ صدق دل کیساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی تقلید کر رہے تھے۔ اس وقت ان کی ترقی اور عروج و کمال حد انتہا سے آگے بڑھ چکا تھا۔ اور وہ زندگی کے ہر شعبہ میں دنیا کو اپنے پیچھے چلا رہے تھے۔ علمی ترقی پر اگر نگاہ ڈالی جائے۔ تو وہ اس میدان میں یہانتک بڑھ چکے تھے۔ کہ ان کے نقوش پا سے امداد حاصل کرنے کے مواقع موجود ہونیکے باوجود اس وقت تک دنیا کی بڑی بڑی ترقی یافتہ اقوام بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکیں۔ علوم و فنون کا وہ کونسا شعبہ ہے جس میں وہ کسی سے پیچھے رہے۔ علوم کیمیا۔ فلکیات۔ حیوانات۔ نباتات۔ طب و حکمت۔ عنصریات۔ اخلاقیات۔ عمرانیات۔ الجبرا۔ مساحت۔ جراحی وغیرہ۔ غرضیکہ ہر لائن میں وہ دنیا کے استاد بنے

تمدنی اصول

اس کے علاوہ تہذیب و سیاست مدنیت اور معاشرت غرض جملہ امور میں دنیا کی راہنمائی کی۔ قوانین بیع و شرا۔ خرید و فروخت۔ رہن و ہبہ۔ قرض و تجارت میراث و وقف و وصیت۔ پولیس قضا و امارت۔ اصول جنگ۔ غرباء کی اعانت۔ ذمیوں اور معاہدہ کرنے والوں سے سلوک اور تعلقات کی نوعیت غرضیکہ وہ کونسا امر ہے۔ جس کے متعلق مکمل و مفصل ہدایات اسلام نے پیش نہیں کیں۔ پھر کھانے پینے۔ سونے جاگنے۔ بیٹھنے اٹھنے۔ گفتگو اور کلام کے آداب اور پسندیدہ طریق دنیا کے سامنے اسلام کے سوا کس نے پیش کئے۔ پھر باپ اور بیٹے کو ایک دوسرے کے ساتھ۔ میاں کو بیوی۔ اور بیوی کو میاں کے ساتھ۔ بھائی کو بھائی اور بہن کیساتھ سلوک کرنا۔ اور ہر ایک خویش و عزیز کے ساتھ میل ملاقات۔ اور تعلقات کی حد بندیاں اسلام ہی نے دنیا کو سکھائیں۔ اور یہ سب امور تفصیل وار بیان فرما دیئے۔ تاکسی پہلو سے انسانی تمدن و معاشرت نامکمل اور ناقص نہ رہ جائے۔

مسلمانوں کی افسوسناک غفلت

مگر آہ ایک زمانہ ایسا آیا۔ کہ مسلمان مسلمان نہ رہے۔ قرآن کو چھوڑ دیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو نظر انداز کر دیا۔ اسلاف جو میراث پائی تھی۔ اس سے بے پروا ہوتے ہوتے آخر اسے کھو بیٹھے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بقول ڈاکٹر اقبال

ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑا۔ خدا نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور وہ گرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے۔ کہ آج ان کی حالت کو دیکھ کر بعض کوتاہ بین یہ کہتے سنائی دے رہے ہیں۔ کہ ان کی حالت اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام میں مدنیت و انسانیت کا شائبہ تک نہیں۔

مسلمانوں کے تنزل کا حقیقی باعث

لیکن ہم بالوضاحت یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا تمام تر عروج و کمال اسلام پر عمل کرنے کے ساتھ وابستہ تھا۔ جس زمانہ میں اسلام پر ان کا عمل تھا اس زمانہ کی ان کی تاریخ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام میں نہ صرف مدنیت و انسانیت بلکہ ہر قسم کی دینی و دنیوی ترقیات کے بیش بہا ذخائر موجود ہیں اور ان کی موجودہ حالت اس امر کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ اسلام سے بُعد اور قرآن کریم سے دوری تنزل اور نکبت و ادبار کا باعث ہے۔

عیسائیوں کی ترقی کی وجہ

اسی طرح آج کسی عیسائی کا یہ کہنا۔ کہ عیسائی اقوام کی ترقی اور عروج عیسائیت کے باعث ہے۔ ایک بے بنیاد دعویٰ ہے۔ کیونکہ ہم واقعات کی رو سے بتا چکے ہیں۔ کہ عیسائیت کے عروج کے زمانہ میں اس پر ایمان رکھنے والی اقوام ارذل ترین اقوام میں سے تھیں۔ اور یہ تمام عروج جو آج دکھائی دے رہا ہے۔ محض اس وجہ سے ہے۔ کہ انہوں نے عیسائیت کی زنجیروں کو کاٹ کر پھینک دیا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا شدہ عقل و دانش سے کام لیتے ہوئے آزادانہ طور پر اسلامی اصول سے فائدہ حاصل کرنے لگے

لارڈ کرومر کی بے ہودہ حرکت

یہ تو خیال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ لارڈ کرومر جیسا علم دوست اور محقق انسان ان حقائق اور واقعات سے ناواقف ہو۔ یقیناً وہ یہ سب کچھ جانتا ہے۔ مگر سب کچھ جاننے کے باوجود اس قسم کی فریب کاری اور دھوکا بازی ظاہر کرتی ہے۔ کہ عیسائی مصنفین ان مسلمانوں پر جو اپنے مذہب اور تہذیب و تمدن سے پوری طرح آشنا نہیں۔ عیسائیت کی فضیلت اور عیسائی تمدن کی برتری کا اثر ڈالنے کے لئے کیسی کیسی حرکات کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں*

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

حسب ذیل اصحاب کو مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء تک کارکن منظور کیا جاتا ہے۔ اگر ان میں سے کسی جماعت کی درخواست دو یا تین سال کے لئے عہدہ دار منظور کئے جانے کے متعلق تھی تو اسے نوٹ کر لینا چاہیئے کہ سوائے امراء جماعت کے باقی تمام عہدہ داران کا انتخاب و تقرر سالانہ ہوتا ہے۔ جن کی میعاد ہر سال ۳۱ دسمبر کو ختم سمجھی جاتی ہے۔ پس جب تک دو سالہ یا سہ سالہ انتخاب و تقرر کے لئے قاعدہ منظور نہ کیا جائے۔ اس وقت تک عہدہ داران کا تقرر سالانہ ہؤا کریگا۔ اور ہر سال ۳۱ دسمبر کو ان کی میعاد ختم سمجھی جائے گی اس ضروری امر کے بیان کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داران کی منظوری دی جاتی ہے۔

سونگھڑہ (اڑیسہ)

پریزیڈنٹ } مولوی سید فیاض الدین احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز

جنرل سکرٹری - سید اختر الدین احمد صاحب

سکرٹری تبلیغ - مولوی سید عبد الحلیم صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی سید عبد الحکیم صاحب

محاسب و امین - مولوی سید محمد احمد صاحب

کیرنگ (اڑلیسہ)

پریزیڈنٹ - مولوی عبد الرحیم صاحب

وائس پریزیڈنٹ - شیخ ضیاء الدین صاحب

جنرل سکرٹری - چوہدری سبکین خانصاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی سید صمصام علی صاحب

سکرٹری تبلیغ - منشی عبد الحمید خانصاحب

سکرٹری مال - منشی عبد العزیز خان صاحب

سکرٹری وصایا - منشی شیر علی صاحب

حیدر آباد (دکن)

جنرل سکرٹری - سید بشارت احمد صاحب

سکرٹری مال - سیٹھ محمد غوث صاحب

سکرٹری تبلیغ - ڈاکٹر ظہور احمد صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی بہاؤ الدین صاحب

سکرٹری امور خارجہ - حافظ عبد العلی صاحب

سکرٹری امور عامہ - سیٹھ موسیٰ خانصاحب

لاہور

جنرل سکرٹری - شیخ عبید اللہ صاحب

نائب مہتمم تبلیغ - سید دلاور شاہ صاحب

سکرٹری تبلیغ - شیخ فضل احمد صاحب

〃 〃 - مولوی محب الرحمٰن صاحب

سکرٹری مال - بابو فضل الدین صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت - میاں عبد العزیز صاحب مغل

سکرٹری امور عامہ - ملک خدا بخش صاحب بزاز

امین - بابو غلام محمد صاحب

اڈیٹر - مرزا محمد صادق صاحب

سکرٹری وصایا - شیخ عطاء اللہ صاحب

کرم پورہ ضلع شیخوپورہ

سکرٹری تبلیغ - سید لال شاہ صاحب

〃 مال - 〃 〃 〃

سکرٹری تعلیم و تربیت - منشی محمد الدین صاحب

محصل - ۱ چوہدری احمد الدین صاحب

〃 - ۲ ملک محمد شفیع صاحب

کیمل پور

جنرل سکرٹری - حافظ مشتاق احمد صاحب

سکرٹری مال - بابو عبد الکریم صاحب

محاسب - 〃 〃 〃

محصل - بابو محمد شفیع صاحب

مرزنگ

(۱) بابو عبد الرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹمین کا تقرر قائم مقام جنرل سکرٹری کے عہدہ پر بجائے میاں محمد یوسف صاحب کے علاوہ سکرٹری مال کے

(۲) صوفی علی محمد صاحب کا تقرر امین کے عہدہ پر علاوہ سکرٹری تبلیغ کے

(۳) چوہدری عبد الجلیل صاحب کا تقرر نائب سکرٹری مال کے عہدہ پر

(۴) اور شیخ بشیر احمد صاحب کا تقرر نائب سکرٹری تبلیغ کے عہدہ پر منظور ہے۔

پشاور

منشی عبد المجید صاحب فنانشل سکرٹری کی بجائے خواص خان کا تقرر منظور ہے۔

گوجرانوالہ

میر محمد بخش صاحب کو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا امیر مقرر کیا گیا ہؤا ہے۔ لیکن وہ چونکہ اکثر باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کی عدم حاضری میں شیخ غلام قادر صاحب عارضی امیر ہؤا کریں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

۳۱ اگست

وصایا کے متعلق ضروری اعلان

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس سال میں ایک ہزار موصیان کے اضافہ کے متعلق سکرٹری صاحبان وصایا نے خاص طور پر عملی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل سکرٹری صاحبان وصایا کی رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔ باقی سکرٹریاں وصایا بھی توجہ فرماکر عملی کارروائی شروع کر دیں ایک سال میں ایک ہزار موصیان کا مہیا کرنا چنداں مشکل نہیں ہے

سید بہاول شاہ صاحب سکرٹری وصایا امرتسر لکھتے ہیں۔ کہ میاں رحیم بخش مرحوم کی وصیت کی تکمیل کے موقع پر جناب نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ تحریک وصیت کی طرف سکرٹریان وصایا کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ سو خاکسار نے آپ کے حکم پر عمل شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل وصیتیں ارسال کی گئی ہیں۔:-

(۱) مسماۃ سیدہ بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ غلام حسین صاحب مرحوم وصیت جائداد ایک قطعہ مکان مالیتی -/۲۴۵۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۲۴۵ ۳/۵/۶ ادا کرینگی۔ یہ رقم ماہ دسمبر میں ادا کر دینگی۔:-

(۲) میاں عبد الغفار صاحب ولد میاں غلام رسول صاحب مرحوم کی وصیت جائداد ایک قطعہ مکان مالیتی -/۱۲۰۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۱۲۰ وصول ہو گیا۔ علاوہ اس کے ماہوار آمد مبلغ -/۱۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کریگا۔

(۳) محمد شاہ صاحب سفیر امرتسر۔ یہ صاحب افواج ہند کے لیکچرار ہیں۔ -/۵۰ روپیہ فی لیکچر ان کو معاوضہ ملتا ہے۔ پانسو سے بارہ سو روپیہ تک ماہوار آمدنی ہو جاتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کیا کریں گے۔

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نے جڑانوالہ سے حسب ذیل وصیتیں بھجوائی ہیں۔

(۱) ماسٹر بشیر احمد صاحب ولد محمد اسحٰق صاحب ملازم کھوڑیانوالہ تحصیل جڑانوالہ

(۲) ماسٹر غلام رسول صاحب تلونڈی جھنگلاں چک ۵۶۱ گ ب کھوڑیانوالہ تحصیل جڑانوالہ (سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان)

بھاگوارائیں (کپورتھلہ) میں جلسہ

۱۰ ار ۱۱ ر ستمبر ۱۹۳۲ء بمقام بھاگوارائیں تحصیل سلطانپور ریاست کپورتھلہ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ قریب کے احمدی احباب اور انصار اللہ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے کوشش کریں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ریاست بہاولپور میں تنسیخ نکاح کا مقدمہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں احمدی و غیر احمدی علماء کی مسائل دینیہ پر گفتگو

۲۰ اگست کو مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ مدعا علیہ نے مختارنامہ داخل کرایا۔ مگر چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر کو پیش ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔ اس لئے دوسری درخواست دی گئی۔ اور مدعا علیہ نے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کا مختارنامہ دیا۔ اور شہادت کے لئے اپنے تین گواہ پیش کئے۔

محمد شفیع صاحب دیوبندی پر جرح

مدعی کی طرف سے پہلے مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی پیش ہوئے اور ہماری طرف سے مولوی شمس صاحب مقابل پر کھڑے ہوئے۔ گواہ نے ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک بیان لکھایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تشریعی نبی بزعم خود بتایا۔ اور توہین انبیاء کا فرسودہ الزام لگایا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد جناب شمس صاحب نے اس کے بیان پر جرح شروع کی۔ بارہ بجے عدالت برخاست ہوئی۔ دوسرے دن ۲۰ اگست کو شمس صاحب نے پھر جرح کی۔ دوران جرح میں مجسٹریٹ صاحب شمس صاحب کے سوالات کو غیر متعلق کہہ کر روک دیتے اور بات بات پر اعتراض کرتے۔ شمس صاحب دیوبندیوں کے متعلق ایک کفر کا فتویٰ پیش کرنے لگے۔ تو عدالت نے یہ کہہ کر کہ یہ اصلی نہیں ہے رد کر دیا۔ ہر چند دلائل و براہین کے ذریعہ اجازت طلب کی گئی مگر سب بے سود۔

شمس صاحب کی جرح سے مولوی محمد شفیع دیوبندی کی بدحواسی ایک ایسا قابل دید نظارہ تھا۔ کہ جنہوں نے دیکھا۔ وہ فراموش نہیں کر سکتے۔ عدالت کا کمرہ پبلک سے بھرا ہوا تھا۔ برآمدے میں بھی اور پہلو کے کمروں میں بھی پبلک ہمہ تن گوش بنی ہوئی تھی۔ پولیس کا بھی انتظام تھا۔ احمدیوں کیلئے ایک بنچ کی تخصیص تھی۔ ۲۱ اگست کو صبح ہی مجسٹریٹ نے شمس صاحب سے کہدیا۔ کہ آپ ۱۱ بجے کے بعد جرح نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے تعمیل حکم میں ۱۱ بجے انکو جرح بند کر دینی پڑی۔

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب در بھنگی پر جرح

مولوی محمد شفیع صاحب کے بعد مولوی مرتضیٰ حسن صاحب در بھنگی پیش ہوئے اور ان کے مقابلہ کے لئے مولوی عبد الرزاق صاحب مدعا علیہ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کھڑے ہوئے۔ اس دن عدالت نے ایک بجے تک کام کیا۔ جو کہ مرتضیٰ حسن نے کہا حوالہ حضرت مسیح موعود کا کسی اور کتاب سے پیش کرنا چاہا۔ جس پر مجاہد صاحب نے اصل کتاب سے ۔۔۔ کیا۔ مجاہد صاحب نے کہا کہ جس طرح مولوی محمد شفیع کے مقابلہ میں شمس صاحب سے ۔۔۔ کتاب کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور شائع شدہ فتویٰ کو رد کر دیا تھا

اسی طرح عدالت اس حوالہ کو بھی منظور نہ کرے جب تک کہ حضرت مسیح موعود کی اصل کتاب سے پیش نہ کیا جائے۔ مجسٹریٹ نے اس جائز اعتراض کی۔ جو خود انہی کے رویہ سے پیدا ہوا تھا۔ مخالفت کی۔ مگر مولانا مجاہد صاحب بھی تلے ہوئے تھے۔ کہ اپنا جائز مطالبہ منوائیں۔ بہت دیر تک مجسٹریٹ اور مولانا میں بحث ہوتی رہی۔ آخر کار مجسٹریٹ کو مجاہد صاحب کے اعتراض کی معقولیت تسلیم کر کے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب سے اصل کتاب کا مطالبہ کرنا پڑا۔ عوام پر ہمارے نقطۂ نگاہ سے اس کا اثر اچھا پڑا۔ ایک بجے عدالت برخاست ہوئی۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے کہا۔ کہ ابھی تو میں نے نقل بھی ختم نہیں کیا۔ ۲۲ اگست کی صبح کو پھر ان کا بیان شروع ہوا۔ اور ایک بجے تک جاری رہا۔ ۲۳ اگست کی صبح کو پھر ان کا بیان شروع ہوا۔ اور ایک بجے تک جاری رہا۔ اس کے مقابلہ میں مولانا مجاہد صاحب باہر کھڑے اس کا بیان لکھتے رہے۔ یہ بیان خدا معلوم کب تک جاری رہتا اگر ہماری طرف سے یہ سوال نہ اٹھایا جاتا۔ کہ اگر مولوی مرتضیٰ حسن صاحب پیشگوئیوں کی بحث درمیان میں لائیں گے۔ تو اگرچہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ مگر محض پیشگوئیوں کے اصول اور گذشتہ انبیاء کی پیشگوئیوں پر ان اصول کے ماتحت روشنی ڈالنے کے لئے ہم جرح کے لئے کم از کم ایک دن لیں گے۔ اس پر شیخ الجامعہ اول بھی مولوی صاحب جانتے دو اس بحث کو۔ اس طرح یہ بیان ۲۳ اگست کو ایک بجے ختم ہوا۔ مرتضیٰ حسن صاحب نے اپنی انتہائی کوشش یہ ثابت کرنے میں صرف کی۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ تشریعی نبی ہونیکا دعویٰ کیا۔ انبیاء علیہم السلام کی ہتک کی۔ ضروریات دین سے انکار کیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے بیان کے ابتدا ہی میں ایک بیہودہ واقعہ بیان کیا۔ اور اس کو بخاری کی حدیث قرار دیا۔ جرح میں جب مجاہد صاحب نے اس پر گرفت کی۔ تو کہنے لگے۔ کہ یہ واقعہ میں نے محض سنایا تھا۔ لکھایا نہیں تھا۔ عدالت نے بھی کہا۔ کہ یہ عدالت میں درج نہیں ہوا۔ مجاہد صاحب نے کہا۔ ہمارے پاس ان کے بیان میں لکھا ہوا ہے۔ مگر مجسٹریٹ نے تسلیم نہ کیا۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کو لمبی تقریر کرنے کی کھلی اجازت دی جاتی۔ مجسٹریٹ خاموشی سے تقریر سن کر پھر مولوی صاحب کے ڈکٹیشن پر خلاصہ قلمبند کرتا۔ مجاہد صاحب نے اس طریق عمل پر اعتراض کیا۔ مگر شنوائی نہیں ہوئی۔

جرح کے دوران میں اکثر سوالات جرح کو غیر متعلق قرار دیا جاتا۔ اور مجاہد صاحب کو مجبور کیا جاتا۔ کہ پہلے اس سوال کا مطلب اور اس کی غرض و غایت عدالت پر واضح کریں۔ مجاہد صاحب نے کہا۔ کہ اگر میں وہ غرض ظاہر کر دوں۔ تو پھر جرح کا کیا مطلب ہوا۔ گواہ پر جرح کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ بعض سوالات کے ذریعہ اس کے منہ سے ایسی باتیں کہلوائی جائیں جو اس کے بیان یا شہادت کو کمزور کر دیں۔ اگرچہ مجسٹریٹ سے یہ التجا کی گئی۔ کہ جس سوال کو وہ غیر متعلق قرار دیتے ہیں۔ اسے ریکارڈ پر لے آئیں۔ مگر انہوں نے ریکارڈ پر لانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کیا آپ مجھے مجبور کرتے ہیں۔ جرح کے کسی سوال کا جواب جب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب صاف نہ دیتے۔ اور ادھر ادھر ٹال مٹول کرتے۔ اور مجاہد صاحب عدالت کو توجہ دلاتے۔ کہ یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ عدالت جواب لکھائے تو مجسٹریٹ صاحب کہتے۔ گواہ سوال جرح کا جو مطلب سمجھتا ہے۔ اسی کے مطابق جواب دیگا۔ مثلاً سوال کیا گیا۔ کہ کیا قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ آئندہ وحی نہیں ہوگی۔ اس کا جواب اول تو مرتضیٰ حسن صاحب نے نہ دیا۔ اور جب ان کے بیان پر عدالت کی توجہ مبذول کرائی گئی تو کہنے لگے۔ مرزا صاحب سے دریافت کرو۔ ایسے غیر متعلق جوابات ریکارڈ پر آتے رہے۔ مگر بہت سے سوالات غیر متعلق قرار دیئے جاتے رہے۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب جرح کا جواب دیکر اپنی تقریر شروع کر دیتے۔ جو مجسٹریٹ ملخصاً قلمبند کرتا۔

ان مشکلات میں مجاہد صاحب نے مرتضیٰ حسن صاحب کے بیان پر ۲۴ اگست کو ساڑھے سات بجے سے ایک بجے تک جرح کی۔ جرح کے زبردست سوالات نے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کو پریشان کر دیا۔ مجسٹریٹ کے ساتھ اس کا پیر کو بیچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ۲۵ اگست کو پھر مجاہد صاحب نے جرح کی۔ اور دس بجے تک جاری رہی۔ ۱۹۰ سوال جرح کے مرتضیٰ حسن پر کئے گئے۔

مجاہد صاحب کی جرح میں یہ دو امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۱) آپ نے خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے پیر نواب صاحب ریاست بہاولپور کے اقوال مندرجہ اشارات فریدی حصہ سوم بہ تائید و تصدیق حضرت مسیح موعود پیش کئے۔ جن کو سنکر لوگوں میں ایک طرح کی سراسیمگی پھیل گئی مجسٹریٹ نے کوشش کی۔ کہ یہ کتاب پیش نہ ہو۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے بھی ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر آخر مجسٹریٹ نے صرف دو تین حوالے پیش کرنے کی اجازت دے ہی دی۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اشارات فریدی پبلک میں آئی۔ اور عوام الناس اس سے روشناس ہوئے۔ (۲) توہین عیسیٰ علیہ السلام کے جواب میں انجیل پیش کی گئی۔ اور تمام الزامات اس میں سے دکھائے گئے۔ اور تصویر جس میں ایک فاحشہ یسوع کے پیروں پر عطر مل رہی ہے پبلک کو دکھائی گئی۔

مولوی انور شاہ صاحب پر جرح

جرح ختم ہو جانے کے بعد مولوی مرتضیٰ حسن کی جگہ مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی پیش ہوئے۔ اور مولانا مجاہد صاحب کی جگہ مولانا شمس صاحب نے لی دو گھنٹہ تک انہوں نے نہایت مہمل بیان دیا۔ اور مجسٹریٹ نے بارہ بجے ہی عدالت برخاست کر دی۔

۲۸ اگست ۱ بجے مولوی انور شاہ صاحب کی شہادت ختم ہوئی۔ شہادت میں ان کی طرف سے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی طرف ختم نبوت کے انکار، ادعائے تشریعی نبوت، اور توہین انبیاء علیہم السلام وغیرہ کے الزامات منسوب کئے گئے۔ مگر اکثر حصہ شہادت کا بہت غیر متعلق اور فضول تھا۔ اور فقہ کی اصطلاحوں پر بحث کر کے وقت ضائع کیا گیا تھا۔ پبلک نے کوئی دلچسپی اس شہادت میں نہ لی۔ کمرۂ عدالت تقریباً خالی رہا۔

بیان ختم کر کے مولوی انورشاہ صاحب ہوا کھانے باہر چلے گئے اور ان کے ساتھ ہی آرام کرسی۔ گدیلا اور اگالدان بھی۔ پندرہ منٹ بعد ان کے واپس آنے پر مولانا شمس صاحب نے جرح شروع کی۔ کمرہ عدالت پھر پبلک سے بھر گیا۔ اور لوگ اشتیاق سے جمع ہو گئے مولوی انورشاہ صاحب نے فقہ کی اصطلاحوں پر بہت بحث کی تھی اور کہا تھا کہ جو تواتر کا انکار کرے وہ کافر۔ جو حدیث متواترہ کا انکار کرے وہ کافر۔ جو اجماع صحابہؓ کا انکار کرے وہ بھی کافر۔ مولانا شمس صاحب نے دریافت کیا کہ یہ تواتر کی قسمیں قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ یا علماء کی اپنی ایجاد ہیں۔ اس کے جواب سے بہت گریز کیا گیا۔ آخر بعد دقت تسلیم کیا۔ کہ یہ قرآن و حدیث میں مذکور نہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ شاہد نے یہ بات تسلیم کر لی۔ مجسٹریٹ نے نہ چاہا کہ یہ ریکارڈ پر آ سکے۔ جس پر مولانا شمس صاحب نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ جواب ریکارڈ پر آنا چاہیئے۔

اس کے بعد کئی دلچسپ سوال ہوئے۔ مثلاً یہ کہ اسلام کی بنیاد کن اصولوں پر ہے۔ آیا ان اصولوں میں نماز کی فرضیت کا اقرار فرض ہے یا نماز کو قایم کرنا لازمی ان سوالات کی وجہ یہ تھی کہ مولوی انورشاہ صاحب نے بیان میں کہا تھا۔ کہ اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا۔ تو وہ مسلمان ہے۔ اگر اس کی فرضیت کا اقرار کرتا ہے۔ مولانا شمس صاحب کا زور اس امر پر تھا کہ نماز کے لئے قایم کرنے کا حکم ہے نہ کہ اس کی فرضیت پر محض ایمان لانے کا۔

مولوی انورشاہ صاحب نے اس بیان پر کہ دیوبندیوں اور بریلویوں کا اختلاف واقعات میں ہے قانون میں نہیں۔ مولانا نے فتوئی کفر منجانب بریلوی علما پیش کیا۔ اور منجملہ اور وجوہات کفر کے دیوبندیوں کا عقیدہ امکان کذب باری تعالےٰ اور تحذیر الناس میں اجرائے نبوت کا اقرار پیش کر کے دریافت کیا کہ یہ اختلاف واقعات میں ہے یا قانون میں اسی طرح شرح فقہ اکبر سے ہمارے خلاف حوالے پیش کئے گئے تھے۔ مولانا نے اسی میں سے ایک درجن فتوے ایسے دکھائے کہ اگر کوئی شراب پیئے تو کافر نہ ہو ہاں اگر بسم اللہ پڑھ کر شراب پیئے تو کافر۔ اگر خاوند ایمان کی تفصیل نہ جانتا ہو تو مومن۔ مگر نہ جاننے والی عورت کافر۔ اگر کوئی لفظ مولوی کے ساتھ شولوی وغیرہ کہے تو وہ کافر۔ وغیرہ۔ اس طرح عدالت پر اور پبلک پر واضح کیا کہ ان نام نہاد علماء کے نزدیک کفر و اسلام کی کیا حقیقت ہے۔ مولوی انورشاہ صاحب کے "دعوئی حیات مسیح پر صحابہ کا اجماع" توڑنے کے لئے حوالہ اجماع طلب کیا گیا۔ مگر وہ باوجود بہت دیر تک کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہنے کے کوئی حوالہ پیش نہ کر سکے۔ نزول مسیح کے بارے میں ایک حوالہ پیش کیا۔ مگر مولانا نے غیر متعلق قرار دیکر پھر جواب کا مطالبہ کیا۔ اس وقت مولوی انورشاہ صاحب کی عاجزی قابل دید تھی۔

عام گفتگو

پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خصوصاً شریف اور تعلیم یافتہ طبقہ بہت متاثر معلوم ہوتا ہے۔ اسی دن شام کو جامع مسجد میں ایک احمدی صاحب نے لوگوں کو یہ باتیں کرتے سنا کہ آج مولانا انورشاہ صاحب کچھ جواب نہ دے سکے۔ احمدیوں نے دیوبندیوں کے خلاف بریلویوں کا فتوئی کفر پیش کیا۔ جس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اجماع حیات مسیح کا حوالہ بھی شاہ صاحب نہیں دے سکے۔ کسی دوسرے صاحب نے کہا۔ آج خدا ہمارے ساتھ نہ تھا وہ کل ہماری تائید کریگا۔ اس پر کوئی اور بولے چونکہ ہم نے شاہ صاحب پر اعتماد کیا تھا۔ اس لئے یہ ندامت ہوئی۔ اگر خدا پر بھروسہ کرتے تو یہ نوبت نہ پہونچتی۔

مولوی انورشاہ صاحب پر مکرر جرح

۲۹ اگست کو پھر مولانا شمس صاحب نے جرح کی۔ مجسٹریٹ نے مولانا شمس صاحب کے متعلق خواہ مخواہ بہت سخت الفاظ استعمال کئے۔ جرح میں معمول سے زیادہ روکا۔ سوالات کو غیر متعلق قرار دیا جاتا۔ اور پہلے سوال کی غرض و غایت بتلانے پر مجبور کیا جاتا۔ مولانا نے طرق وحی جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔ دریافت کئے مولوی انورشاہ صاحب نے جواب دینے سے انکار کیا۔ مجسٹریٹ نے کہا آپ خود بیان کر دیں۔ شمس صاحب نے کہا۔ میں شاہد سے کہلانا چاہتا ہوں آخر وہ بھی عالم ہیں۔ انکو وہ طرق ضرور معلوم ہونگے پھر وہ کیوں نہیں جواب دیتے شمس صاحب نے واضح کیا کہ یہ سوال ان کی شہادت پر تیر ہے۔ اور جب تک اس کا جواب نہ ملیگا میں اگلا سوال نہ کرونگا۔ اس پر آدھ گھنٹہ یا کم و بیش بحث ہوتی رہی۔ آخر مجسٹریٹ کے اصرار پر انورشاہ نے آیت پڑھ دی مگر ترجمہ نہ کیا۔ عدالت کے اور شمس صاحب کے مزید اصرار پر کہا۔ اس کی تشریح کے لئے وعظ کرونگا۔ اور کامل ایک گھنٹہ لونگا۔ آخر جب شمس صاحب کو خواہ مخواہ جرح میں روکا گیا۔ اور ہر سوال پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے پروٹسٹ کے طور پر جرح بند کر دی۔ پانچ دس منٹ مجسٹریٹ نے سوچنے کے بعد ان سے خطاب کیا۔ اور کہا آپ پیروی کیوں نہیں کرتے۔ مولانا نے جواب دیا۔ کہ عدالت ہمیں جرح نہیں کرنے دیتی۔ تو ہم پیروی کیا کریں۔ آخر کچھ مصالحانہ گفتگو کے بعد مولانا نے پھر جرح شروع کی۔ جرح میں مولوی انورشاہ صاحب نے تسلیم کیا کہ عیسےٰ کی شبیہ کسی مردود یہودی پر ہرگز نہیں ڈالی گئی۔ امام مالکؒ کے عقیدہ ممات عیسیٰ کے متعلق کہا کہ یہ کچھ عرصہ کے لئے فوت ہونا مراد ہے۔ اس طرح یہ جرح ختم ہوئی۔

مولوی نجم الدین صاحب پر جرح

۳۰ اگست کو مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور کا بیان شروع ہوا۔ اور اسی دن ختم ہو گیا۔ اس نے ختم نبوت سے انکار۔ توہین علیؑ اور تکفیر جمیع مسلمانان پر اپنے بیان کی بنیاد رکھی۔ آج مولانا مجاہد صاحب اور شمس صاحب نے جرح کی۔ اس کے اس بیان پر کہ حضرت عیسٰی پر جبریل نازل نہیں ہوگا۔ حجج الکرامہ سے دکھلایا گیا کہ نزول جبریل ہوگا۔ جرح میں یہ دریافت کرنے پر کہ کس آیت کی رو سے آپ وحی کو بند قرار دیتے ہیں۔ جواب میں خاتم النبیین کی آیت پیش کی۔ مدعی نبوت کے قتل کرنے کے بارے میں ان سے قرآنی آیت دریافت کی گئی۔ اس پر بھی خاتم النبیین کی آیت پیش کی اس بیان پر کہ عیسٰی کو تمام لوگ مان لیں گے۔ حجج الکرامہ سے دکھایا گیا۔ کہ علماء ظواہر ان کی تکفیر کریں گے۔ مگر مولوی صاحب نے اسے نواب صاحب کا مکاشفہ قرار دیکر حجت نہ سمجھا۔ گو کہا گیا کہ سیاق و سباق میں کہاں لکھا ہے کہ یہ مکاشفہ ہے۔ آخر قرآن مجید سے وہ آیات پیش کی گئیں جن میں رسولوں کے باوجود بینات لانے کے لوگوں کے انکار کا ذکر ہے۔

مولوی صاحب کے اس بیان پر کہ مرزا صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی کا قول اپنی تائید میں درج کیا ہے ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا خدا کی راہ میں جھوٹ بولنا جائز ہے اسے غیر متعلق قرار دیا گیا۔ اس پر ہماری طرف سے اس کی غرض بتائی گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول کہیں نہیں لکھا۔ اور انہی علماء کے مترجم قرآن مجید کے حاشیہ پر راہ خدا میں جھوٹ بولنے کا جواز لکھا ہوا ہے۔ پبلک میں پڑھا گیا۔

آئندہ پیشی

غرض ایسے مضحکہ خیز جوابات کے ساتھ یہ جرح ختم ہوئی اور آیندہ پیشی ۵ نومبر مقرر ہوئی۔ اس تاریخ سے احمدی گواہ بیان دیں گے۔ اور غیر احمدی علماء جرح کریں گے۔ اس موقعہ پر شیخ الجامعہ نے کہا اگر اس تاریخ پر احمدی مختار نہ آئے تو کیا ہوگا۔ اس پر مجسٹریٹ نے کہا اگر نہ آئے تو یکطرفہ کارروائی کر دی جائیگی۔

گو اس سماعت کے دوران میں ہمارے علماء کے بیان نہیں ہوئے۔ اور وہ جرح ہی کرتے رہے۔ مگر اس طرح بھی عظیم الشان تبلیغ ہو گئی۔ شہر بھر میں تہلکہ مچا ہوا ہے۔ احمدیوں کا مقاطعہ کرنے کی کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ مسلمان دوکاندار سودا سلف نہیں دیتے۔ گندی گالیوں کے اشتہار روزانہ لگائے جاتے ہیں یہ تو خیر باہر کی باتیں ہیں۔ عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بے ہودہ الفاظ کہے گئے۔ مگر کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔ باوجود اس کے سعید الفطرت ان حالات میں بھی تحقیق حق کر رہے ہیں۔ عدالت میں احمدی علماء کی زبردست اور مدلل جرح سنکر اس وقت تک دو صاحبان احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے بیعت کے خطوط ارسال کر دئیے ہیں۔ (زبانی بیان)

148

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

چیپس فیصدی رعایت

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ جو ایکدفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا - وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا - لہذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر تک بھیجیں گے، انہیں حسب ذیل ادویہ میں ۸ آنہ فی روپیہ رعایت دی جاویگی -

دلکشا ہیر آئل رجسٹرڈ :- یہ تیل کا تیل اور دوائی کی دوائی ہے دائمی سر درد اور نزلہ کو چند یوم میں رفع کرتا ہے - بالوں کو لمبا مضبوط - ملائم اور چمکدار کرتا ہے - چالیس سال پیشتر سفید ہوئے ہوئے بالوں کو اس کا متواتر استعمال چند ماہ میں جڑ سے سیاہ اگاتا ہے - بالوں کے جھڑنے کو یک قلم موقوف کرتا ہے - اپنی خوشبو میں ثانی نہیں رکھتا - اصلی قیمت فی شیشی ۴ اونس عہ رعایتی قیمت عسہ/

مکرمہ محترمہ جناب بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ تحریر فرماتی ہیں کہ میں ۱۹۳۳ء سے آپکا تیل استعمال کر رہی ہوں جسے بفضلہ تعالیٰ اسکو بہت ہی مفید پایا - میرے بال جو نصف سے زیادہ گر گئے تھے اور گرتے چلے جاتے تھے - وہ گرنے بند ہو کر نئے سرے سے پیدا ہو گئے ہیں - اور بالوں کی ملائمت کے تیل مختلف قسم کے استعمال کر کر کے بہت سخت ہو گئے تھے اب پھر وہ نرم ہو گئے ہیں - اور ان میں گھونگر پڑنے لگ گئے ہیں - یہ تیل سر کو تازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے بالوں کو سیاہ اور مضبوط کرتا ہے

دلکشا سنون (منجن) دانتوں کی کل امراض کو نافع گوشت خورہ اور پائیوریا جیسی موذی مرض کو ہٹاتا ہے اکسیر ہے منہ کی بدبو کو دور کر کے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے اسکے دانتوں کی ہلتی ہوئی جڑیں دوبارہ مضبوط ہو جاتی ہیں - اصلی قیمت ۲ تولہ شیشی ۸/ رعایتی قیمت ۶/

ضروری اعلان :- اس جگہ ہم یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں - کہ وہ چیزیں جن کی قیمت ایک روپیہ سے کم ہے مثلاً دلکشا سنون فی شیشی ۶/ ان کی ایک شیشی کے بجائے دو شیشی کا آرڈر دینا مفید ہوگا کیونکہ دو شیشیوں پر بھی وہی خرچ ہوتا ہے - جو ایک شیشی پر - اگر ایک شیشی منگائیں تو ۱۲ میں پڑتی ہے، اگر دو منگوائیں تو فی شیشی ۱۰ میں پڑتی ہے - اگر چار منگوائیں تو فی شیشی ۸ میں پڑتی ہے امید ہے کہ دوست اسکا خیال رکھیںگے -

(۲) سی - پی کے علاقے والے سی - پی - سٹور - صدر بازار - ناگپور ہماری اشیاء خرید سکتے ہیں - اور حیدر آباد دکن والے حافظ ملک محمد صاحب ترپ بازار حیدر آباد سے خرید سکتے ہیں - **عطریات :-** ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بینظیر ہیں - ۸ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک - سب چیزوں کا محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہے

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)

دارالانوار میں سکنی اراضی خرید کرنیکا نادر موقعہ

دس کنال اراضی - ساٹھ فٹ کی دو سڑکوں کے درمیان - حضرت صاحب کی کوٹھی کے عین سامنے - مسجد مبارک سے قریب ترین - ان تمام خوبیوں کے رکھنے والا دارالانوار میں صرف یہی ایک رقبہ ہے - خرید کے شائق جلد درخواست دیں - دو کنال سے کم کی درخواست نہیں آنی چاہیئے - جو سارا رقبہ خرید کریگا اس کے ساتھ قیمت میں معتدبہ رعایت کر دی جاویگی - قیمت بذریعہ خط و کتابت طے کی جائے -

نوٹ :- اس رقبہ کے خریدار کو دارالانوار کمیٹی کے قواعد و ضوابط پر عمل پیرا ہونا پڑیگا حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں -

خان عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ شیروانیکوٹ مالیر کوٹلہ

جناب !

برسات آگئی - بخار کا زور ہوگا

بخار کی پڑیاں منگا لیجئے قیمت ایک روپیہ

انیس عالم

جسم کے ہر عضو کو توانا بنا دیگا

بیماری پاس نہ آئیگی قیمت ۸/ ۱۲
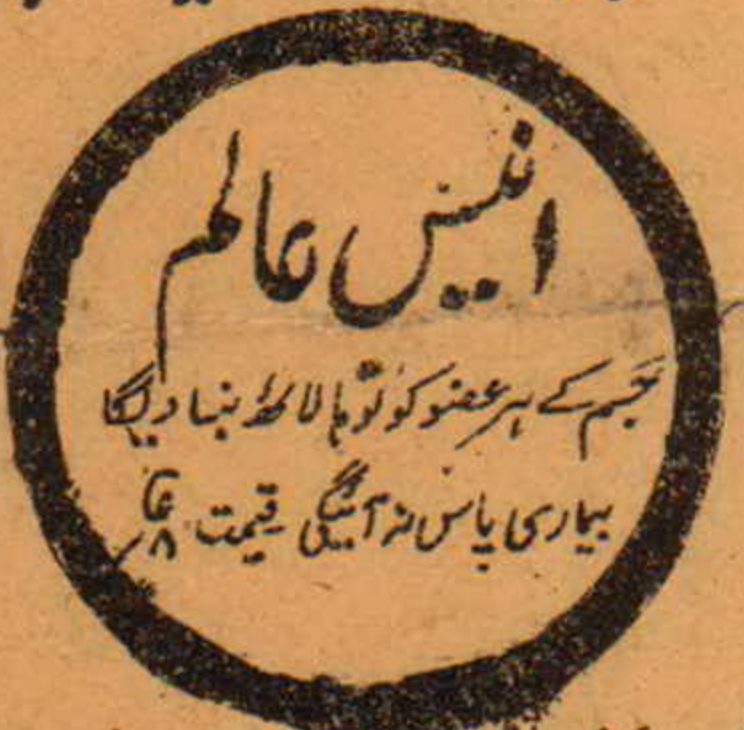
بواسیر خونی کے لئے مجرب دوا قیمت ۸/ فارم تشخیص اور انگریزی اردو فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ :- ایم - ایچ - احمدی - ایم - ڈی - ایچ ایس بیری اکبر پور کانپور

احمدیوں کے واسطے خاص رعایت

بے روزگاری کا بہترین علاج

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی فصل آرہی ہے آئندہ ہفتہ میں تازہ مال آرہا ہے -

تھوڑے سے سرمایہ کے بیوپاریوں کیلئے امریکن - ولایتی - جاپانی کٹ پیس کی چھوٹی گانٹھیں تیار کی ہیں یکصد ۲ صد ۳ صد روپیہ کی جس میں زنانہ مردانہ ضرورت کا کپڑا ہے

ارزاں - خوشنما ہر رنگ اور ہر وضع کا موجود ہے گویا بڑا تھوک نرخ پر بھیجا جاتا ہے - تجارت کو وسیع کرنے کی غرض سے منافعہ قلیل لیا جاتا ہے - مستورات پردہ نشین کپڑے کی تجارت با آسانی کر سکتی ہیں کیونکہ ہر گھر میں ہر وقت کپڑے کی ضرورت ہے - کٹ پیس کے علاوہ - ہر قسم کا لیس - فیتہ - جھالر دری کے بیل - ستارے - پھول - دوپٹہ اور ساڑی پر لگانے کا جملہ سامان مل سکتا ہے ذاتی ضروریات کیلئے ۵۰ روپیہ کی گانٹھ تیار ہے - ایک مرتبہ مال منگا کر - قیمت اور مال کا مقابلہ کریں دھوکا دینے والے نقالوں سے بچیں - سو روپیہ سے زائد کے خریدار سے کرایہ ریل معاف آرڈر کے ہمراہ ۲۵ فیصدی پیشگی آنا لازمی ہے - تھوک لسٹ طلب کریں -

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز حبیب سرکل بمبئی

پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جدید آبادی قادیان کے ہر ایک محلہ میں اچھے موقعہ کے اس وقت موجود ہیں - مثلاً دارالعلوم میں گرلز ہائی سکول کے قریب دارالبرکات میں سٹیشن کے قریب آبادی کے اندر دارالفضل میں سٹیشن منڈی - ریلوے روڈ نور ہسپتال اور مسجد محلہ کے قریب - اور دارالرحمت میں آبادی کے اندر شہر کے قریب مطلوبہ قطعات کی حیثیت اور محل وقوع موقعہ پر اور نقشہ آبادی تادیان پر دیکھ کر تصفیہ میری معرفت کیا جا سکتا ہے - **محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل) قادیان**

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز اور متوسط شیروانی پٹھان خاندان کی دو لڑکیوں کے لئے رشتہ مطلوب ہے - مغل پٹھان سید اور قریشی برسر روزگار خواندہ لڑکوں کی درخواستیں آنی چاہئیں - یو - پی اور پنجاب کے باشندوں کو ترجیح دی جائیگی - ×

ایم - اے معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

تیسری گول میز کانفرنس کے متعلق "پاینیر" کو معلوم ہوا ہے کہ یکم نومبر کو لندن میں منعقد ہوگی۔ یہ اطلاع اس گفتگو پر مبنی ہے جو وائسرائے ہند اور سر تیج بہادر سپرو کے درمیان ہوئی۔ جن ہندوستانیوں کو اس کانفرنس میں مدعو کیا جائیگا۔ ان کی تعداد ۱۵ یا ۱۸ ہوگی۔ ان میں سے ۱۲ کے قریب برطانوی ہندوستان سے منتخب کئے جائیں گے۔ سر تیج بہادر سپرو، مسٹر جیکر، سٹر شاستری، سر پرشوتم داس ٹھاکر داس، ڈاکٹر امبدکر، مسٹر جناح، سر آغا خاں، ڈاکٹر شفاعت احمد خاں، مسٹر نیتھال اور سر عبد القیوم اس کانفرنس میں ضرور شامل ہونگے۔

برطانوی ریلوے کمپنیاں اپنے آیندہ ٹائم ٹیبل میں جو ۱۳ ستمبر سے نافذ ہوگا۔ ریل گاڑیوں کی رفتار میں مزید سرعت کا انتظام کر رہی ہیں۔ گریٹ ویسٹرن فلائر ٹرین جو دنیا کی سب سے تیز رفتار گاڑی ہے۔ پہلے ۶۹ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی تھی۔ لیکن اب اس کی رفتار ۷۱ میل فی گھنٹہ کر دی گئی ہے اسی طرح دیگر گاڑیوں کی رفتار میں بھی اضافہ کیا جائیگا۔

آئی سی ایس کے امتحان میں ۸۳ برطانوی امیدواروں نے شرکت کی۔ گزشتہ سال ایک سو تین برطانوی امیدوار شریک امتحان ہوئے تھے۔ اخبار "ڈیلی میل" لندن نے ان اعداد سے نتیجہ نکالا ہے کہ اگر آئندہ چار پانچ سال تک تخفیف کا یہی سلسلہ جاری رہا۔ تو کوئی برطانوی امیدوار اس میں شریک نہ ہو سکے گا۔

آئرلینڈ میں محصول عائد کرنے کے ہنگامی اختیارات کے ماتحت ہر قسم کی بھیڑوں پر گیارہ شلنگ ۳ پنس اور ہر فیول پر ۳ شلنگ کا محصول عائد کیا گیا ہے جدید محصول سے یہ مقصود نہیں کہ محاصل میں اضافہ ہو جائے بلکہ ملکی مصنوعات کا ارتقاء مطلوب ہے۔

کپتان کولڈ سٹریم سول سرجن پشاور کے قاتل عبد الرشید کو ۳۱ اگست پشاور میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

سرحد کا مشہور ڈاکو فیض اللہ گرفتار کر لیا گیا ہے یہ چالیس مقدمات قتل میں عرصہ چودہ سال سے مفرور تھا اور اس کی گرفتاری کے لئے حکومت کی طرف سے مختلف اوقات پر ہزار ہا روپیہ کے اعلانات ہو چکے تھے۔

بلدیہ دہلی کی غالب اکثریت نے یکم ستمبر کو اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ تپ دق کے استیصال کے لئے "ہندوستان ٹائمز" کے دفتر کے بالمقابل اس موذی مرض کے مریضوں کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے جہاں انہیں مناسب مشورے اور ہدایات دی جایا کریں۔ اسی سلسلہ میں سینی ٹوریم اور ہسپتال بھی قائم کیا جائے گا۔

جرمنی کی پارلیمنٹ میں اس دفعہ نازیوں نے حکومت کو شکست دیدی ہے۔ اور ۲۱۸ کے مقابلہ میں ۳۶۷ آراء کی اکثریت سے کرسی صدارت کے لئے ایک نازی کو منتخب کر لیا گیا ہے۔ مرکزی پارٹی اور نازیوں کی آراء سے تین نائب صدروں کا انتخاب بھی عمل میں آیا ہے۔

بنوں کے افسر خزانہ لالہ یوگراج ای اے سی کو حکومت نے ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے خزانہ کی نگرانی اور انتظام میں غفلت کی جس کی وجہ سے گزشتہ سال وہاں ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کا غبن واقعہ ہوا۔

پٹنہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت کی طرف سے ۲۶۷ جائدادوں کی نیلامی کا اس لئے اعلان کیا گیا ہے کہ ماہ جون میں مالکان نے سرکاری لگان کی قسط ادا نہیں کی تھی۔

انڈین الکٹرسٹی کی کارگذاری کی رپورٹ بابت ۱۹۳۱ء سے واضح ہوتا ہے کہ اس سال صوبہ پنجاب میں بجلی کے کام میں معقول ترقی ہوئی۔ اور برقی قوت کی توسیع کی خواہش بدستور تیز ہو رہی ہے۔ سال کے اختتام تک ستو قصبات کو بجلی کی بہم رسانی کے لئے لائسنس عطا کئے گئے

مولانا شوکت علی ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ یا آغاز اکتوبر میں تین ماہ کے لئے عازم امریکہ ہونگے۔

گوجرانوالہ میں ۳۱ اگست کو ایک ہندو سپاہی نے اپنے اعلیٰ پولیس افسر پر اس غصہ میں گولی چلا دی کہ اس نے روزنامچہ میں رپورٹ درج کی تھی کہ جس وقت میں گشت پر آیا تو یہ اپنی ڈیوٹی پر موجود نہیں تھا۔ لائن افسر احدی ہے۔

حکومت کشمیر کا کابینۂ وزارت اب پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے کرنل کالون وزیر اعظم اور دو ہندو اور دو مسلمان وزیر ہونگے۔ مسٹر ڈی این ہتہ ریونیو منسٹر بنائے گئے ہیں مسٹر جارڈین کو ہیلتھ منسٹر کی جگہ دی گئی ہے۔ مسٹر وجاہت حسین ہوم ممبر پبلک ورکس اور محکمہ تعلیم کے انچارج ہیں۔ اور چیف جسٹس کی اسامی مسٹر دلال کو دی گئی ہے۔

بنگال کونسل میں یکم ستمبر کو مسودہ ترمیم قانون ضابطہ فوجداری پر بحث کرتے ہوئے ۱۸ کے مقابلہ میں ۵۰ ووٹوں کی اکثریت سے انقلابی سرگرمیوں کے سلسلہ میں قتل اور اقدام قتل دونوں جرائم کے لئے سزائے موت کا فیصلہ منظور کر لیا گیا۔

نیپال کے وزیر اعظم مہاراجہ بھیم شمشیر جنگ بہادر یکم ستمبر کو فوت ہو گئے۔ ان کی جگہ مہاراجہ جدھ شمشیر جنگ بہادر وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔

ریاست سانگلی کی اسمبلی میں شاردا ایکٹ کی طرح کا ایک بل پیش ہے جس کے ماتحت ۱۷ سال سے کم عمر کے لڑکے اور ۱۲ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی ممنوع قرار دی جائیگی۔

جمعیۃ العلماء دہلی کے دفتر پر یکم ستمبر کو پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور آدھی درجن کے قریب مولویوں کو گرفتار کر لیا

نواب احمد یار خاں صاحب دولتانہ ایم ایل سی نے کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ یہ کونسل حکومت پنجاب سے سفارش کرتی ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کرے جس میں اس کونسل کے ارکان شامل ہوں اور جو صوبہ کے سکولوں اور کالجوں کی درسی کتب کی جانچ پڑتال کرے۔ تاکہ ایسی کتابوں کو نصاب تعلیم سے خارج کیا جا سکے جن سے فرقہ وارانہ منافرت پھیلتی ہے۔ نیز ایک ایسی کمیٹی مقرر کی جائے جو ہندوستانی تاریخ کی کتب اور خصوصاً اسلامی تاریخ کا بغور مطالعہ کرے اور ان کتابوں کے ان حصوں کو دوبارہ لکھے جو تاریخی طور پر صحیح نہ ہوں

اخبار پارس رقمطراز ہے کہ امرتسر کی تازہ ترین اور مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ سردار جوگندر سنگھ وزیر زراعت پنجاب نے سکھ جنگی کونسل کے حکم کی تعمیل سے معذوری ظاہر کرتے ہوئے وزارت ترک کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں ان کے دونوں داماد سردار بوٹا سنگھ ممبر کونسل آف سٹیٹ اور سردار گوربچن سنگھ ایم ایل سی نے بھی اسمبلی اور کونسل کی رکنیت چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ سردار ہربنس سنگھ ایم ایل سی جو آج کل پٹیالہ میں چیف جج ہیں وہ بھی مذکورہ بالا اصحاب سے متفق ہیں۔

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس سال تخفیف کی وجہ سے پنجاب سول سروس میں کوئی بھرتی نہیں ہوگی۔ صوبہ کی مستقل اسامیوں میں بائیس کی کمی ہے اور ویٹنگ لسٹ پر ۱۲ منظور شدہ امیدوار موجود ہیں۔ جب تک ۴۷ اسامیاں پُر نہیں ہوتیں۔ مزید درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا۔

شہزادہ معظم جاہ ولیعہد دولت عالیہ حیدر آباد دکن اپنے حرم کے ہمراہ ۵ ستمبر کو یورپ روانہ ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ ۳ ماہ تک ہندوستان سے باہر رہیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی